مرزا کا دعویٰ مسیحیت

تحریر: علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ
ترجمہ: مسعود الرحمٰن، فیصل آباد

۶۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا ایک وصف یہ بھی ہو گا کہ وہ عیسائیوں کے نشان، صلیب کو توڑ دیں گے تاکہ کوئی اس کی پوجا نہ کر سکے۔ یقیناً یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک عظیم معجزہ ہو گا کہ دنیا میں پرستش کے لئے کوئی صلیب نہ ہو گی اور سب کے سب کسی غیر کی بجائے صرف ایک خدائے وحدہ لا شریک کے آگے جبین نیاز جھکائیں گے۔ اس بات کی تصدیق خود مرزا نے بھی کی ہے کہ.....

واضح نشانات اور بین علامات سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود کے لئے صلیب توڑنا ناگزیر ہو گا۔ (انجام آتھم ص ۴۶)

اسی کتاب کے اگلے صفحے پر لکھتا ہے کہ.....

حدیث نے واضح کر دیا ہے کہ مسیح علیہ السلام کی پہلی نشانی صلیب توڑنا ہے۔ (انجام آتھم ص ۴۷)

مزید وضاحت یوں کرتا ہے کہ.....

نزول مسیح کا حقیقی مقصد، نظریہ تثلیث کا خاتمہ اور توحید خدا کا غلبہ ہے۔ (تبلیغ رسالت)

ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ.....

حضرت مسیح اپنی تمام کوششیں نظریہ تثلیث کے ابطال کے لئے صرف کر دیں گے۔ (حاشیہ ایام صلح ص ۴۴)

بعد ازاں اپنے دعویٰ مسیحیت کی دلیل یوں دیتا ہے کہ.....

میرا مقصد عیسیٰؑ کی پرستش کے ستون کو توڑنا ہے۔ (بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶)

اب بتائیے کہ کیا قادیانیوں نے اس کے اس نصب العین کو کہیں محسوس کیا؟... کیا انہوں نے کوئی تغیر وقوع پذیر ہوتے ہوئے دیکھا؟... کیا واقعی مرزا خصائص مسیح سے متصف تھا؟... آئیے ذرا ایک مرزائی میگزین کی سرخی کو دیکھتے ہیں لکھتا ہے کہ.....

عیسائیت دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ (پیغام صلح ۶ مارچ ۱۹۲۸ء)

اس کے علاوہ مرزا کے اپنے ضلع گورداسپور میں جب عیسائیوں کی مردم شماری کی گئی تو اس کے متن سے یہ معلومات حاصل ہوئی تھیں کہ ۱۸۹۱ء میں جب مرزا نے دعویٰ مسیحیت کیا تھا تو اس وقت عیسائیوں کی تعداد صرف ۲۴۰۰ تھی جبکہ ضروری تھا کہ وہاں ایک بھی عیسائی نہ ہوتا۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوتا چلا گیا۔ صرف ۱۰ سال بعد یعنی ۱۹۰۱ء میں یہ تعداد ۱۷۴۴ افراد تک پہنچ گئی۔ ۱۹۱۱ء میں کی گئی مردم شماری کے مطابق اس ضلعے میں ۲۳۳۶۵ عیسائی موجود تھے اور ۱۹۳۱ء میں یہ تعداد

۴۳۴۴۳ تک پہنچ گئی گویا مرزا کے دعوئی مسیحیت کے بعد عیسائیوں کی تعداد چالیس سال میں ۲۰ گنا بڑھ گئی تھی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ تعداد صرف اس کے ضلعے تک کی ہے دیگر علاقوں کی تعداد اس میں شامل نہیں ہے۔ یقیناً یہ حقائق اس کے دعوے کی دھجیاں اڑاتے ہیں کہ.....

اگر میں نے اپنی موت سے پہلے اسلام کے لئے وہ سب کچھ نہ کیا کہ جو مسیح موعود کرے گا تو گواہ رہنا کہ میں پھر ایک جھوٹا انسان ہوں گا۔ (بدر ۹' ا جولائی ۱۹۰۶)

ہمارے اعداد و شمار اور واضح حقائق ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا وہ سب کچھ نہیں کر سکا جو مسیح نے کرنا تھا اس لئے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک وہ جھوٹا انسان تھا۔

۷۔ حضرت مسیح موعود کا ساتواں وصف یہ ہے کہ وہ خنزیروں کا مکمل قلع قمع کر دیں گے تاکہ کوئی انہیں پھر نہ کھا سکے۔ کیا غلام احمد اس بات کو پورا کر سکا' یقیناً نہیں کیونکہ آج بھی مغربی ممالک میں خنزیر کو ایک لذیذ ترین ڈش کی حیثیت حاصل ہے۔

۸۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے خصائص میں یہ بات بھی ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کو ایک دین... دین اسلام... پر متحد کریں گے اور کوئی دوسرا مذہب اسلام کی مخالفت کے قابل نہیں ہو گا اسی لئے مسیح موعود جنگوں کو مکمل طور پر ختم کرنے کا حکم دیں گے۔ لیکن یاد رہے کہ اس سے مراد تنسیخ جہاد نہیں ہے بلکہ اس بات کا یہ مطلب لینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء باندھنے کے مترادف ہے۔ اس حدیث کا اصل مفہوم یہ ہے کہ اس وقت کوئی اسلام دشمن قوت اتنی مستحکم ہو گی ہی نہیں کہ جس سے جنگ کی جا سکے لہٰذا خود بخود جنگ کی صورت پیدا ہی نہیں ہو گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تشریح یوں بیان فرمائی ہے کہ.....

میرا دور عیسیٰ بن مریمؑ کے دور نزول کے بہت قریب ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو نہیں یوں پہچان لینا کہ وہ جاذب نظر رنگت اور میانہ قد کے مالک ہوں گے۔ وہ زعفرانی رنگ کی چادروں میں ملبوس ہوں گے اور یوں معلوم ہو گا کہ جیسے ان کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ اگرچہ پانی نے انہیں کبھی نہیں چھوا۔ وہ صلیب توڑ دیں گے۔ خنزیروں کو مکمل ختم کر دیں گے۔ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے۔ غرض اللہ ان کے زمانے میں دیگر تمام مذاہب نیست و نابود کر دے گا اور فقط اسلام کو محفوظ رکھے گا۔ (مسند احمد' سنن ابی داؤد)

اسی مفہوم کی ایک اور حدیث مبارکہ حضرت ابو ہریرہؓ سے یوں مروی ہے کہ.....

حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے پہلے تمام اہل کتاب اسلام لے آئیں گے۔ (بخاری مسلم' احمد' ابن ماجہ)

اس بات کا تذکرہ خود غلام احمد نے بھی کیا ہے کہ.....

یہ بات متفقہ ہے کہ اسلام دنیا میں خوب پھیلے گا اور دور مسیح میں تمام مذہبی گروہ اپنی موت آپ مرجائیں گے۔ (ایام صلح ص ۱۳۶)

ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ.....

میں' اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم○ میں "رجیم" سے مراد لیتا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے جب باطل اور جھوٹ کا خاتمہ ہو جائے گا اور اسلام کے سوا تمام مذاہب نیست و نابود ہو جائیں گے۔ (اعجاز مسیح ص ۸۳)

مزید لکھتا ہے کہ.....

اللہ تعالٰی نے ارادہ فرمایا کہ تمام اقوام ایک دین میں مدغم ہو جائیں' اسی لئے اس نے ایک نائب بنایا جسے مسیح موعود کا نام دیا گیا۔ (آئینہ معرفت ص ۸۲)

غور طلب بات یہ ہے کہ کیا مرزا کے دعوٰی مسیحیت کے بعد سوائے اسلام کے سارے مذاہب ختم ہو گئے؟ اور کیا ساری دنیا نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ تو اس بات کا جواب ہمیں دنیا میں پھیلے ہوئے مذہبی تعصب اور انتشار کی صورت میں واضح طور پر مل جاتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس وقت دنیا میں مذہبی فرقوں کی تعداد بڑھ چکی ہے جن میں بزعم خویش قادیانی بھی ایک "مذہبی" فرقہ ہے۔

۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام لد کے مقام پر دجال کو قتل کریں گے۔ مرزا خود بیان کرتا ہے کہ.....

عیسٰی ابن مریمؑ دجال کی تلاش میں نکلیں گے اور بیت المقدس کے ایک قصبے لد کے دروازے پر اسے ڈھونڈ نکالیں گے اور قتل کر دیں گے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۲۰)

اب بتایا جائے کہ کیا غلام احمد نے دجال کو قتل کیا' قتل کی بات کو چھوڑیئے اس شخص نے تو ساری زندگی بیت المقدس دیکھا تک نہیں چہ جائیکہ دجال کو قتل کرتا۔

۱۰۔ مسیح موعود کے زمانے میں لوگوں کے پاس اس قدر دولت ہو گی کہ کوئی شخص بھی بھیک مانگتا نظر نہیں آئے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا مرزا کے زمانے میں ایسا ہوا؟ کیا اس نے لوگوں میں دولت تقسیم کی؟... کیونکہ احادیث میں تو یہی مذکور ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام لوگوں میں دولت تقسیم کریں گے لیکن کوئی بھی اس کا خواہش مند نظر نہیں آئے گا۔ اس کے برعکس جب ہم متنبی قادیان کی تاریخ اور سوانح عمری کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اس کا مسیح موعودؑ سے بری طرح متصادم کردار نظر آتا ہے۔ لوگوں میں دولت تقسیم کرنے کی بجائے یہ خود اک بھکاری کی طرح ان سے رقم کا تقاضا کرتا ہے۔

درج ذیل اعلان ہمارے پاس ایک بین دلیل ہے کہ.....

میرے متبعین پر فرض ہے کہ وہ مجھے ہر مہینے اپنی آمدنی کا کچھ حصہ بھیجا کریں۔ ہم اس اعلان کے تین ماہ بعد تک انتظار کریں گے اگر کسی نے اس عرصہ کے دوران رقم نہ بھیجی تو ہم اس کا نام اپنے ساتھیوں کی فہرست سے خارج کر دیں گے۔ (لوح مہدی ص ۱)

یہ بھی کہا کہ.....

لوگوں کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ مجھے عطیات بھیجا کریں کیونکہ کوئی بھی کام سرمائے کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ میری جماعت پر لازم ہے کہ وہ اس پہلو پر غور کرے اور ممکنہ عطیات جمع کرے۔ (بدر ۹ جولائی ۱۹۰۳ء)

دولت کی ہوس نے اسے اتنا اندھا کر دیا تھا کہ یہ اپنے حواریوں کے لئے دعا کرنے کا بھی معاوضہ لیتا تھا۔ ایک قادیانی مفتی کہتا ہے کہ.....

ایک دفعہ کسی بڑے امیر کا بیٹا بیمار ہو گیا۔ اس نے حضرت مسیح موعود سے دعائے صحت کی اپیل کی تو اس موقع پر حضرت نے فرمایا تھا کہ "ایک امیر آدمی کو بھاری رقم ادا کرنا چاہئے تاکہ ہم اس کے بیٹے کے لئے دعا کر سکیں۔" (خطبہ مفتی ایم صادق' منقول از الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

بالآخر اس "خمار گداگری" سے یہ اتنا دیوانہ ہو گیا کہ اس نے لوگوں میں قبریں بھی بیچنا شروع کر دیں۔ اس نے اعلان کیا کہ.....

میں نے اک مقبرہ دیکھا کہ جسے اللہ نے بہشتی مقبرے کے نام سے نوازا ہے۔ پھر اللہ نے وحی فرمائی کہ اس کا حسن بے نظیر ہے اور دنیا کا کوئی مقبرہ بھی اس جیسا نہیں ہے۔ (مکاشفات مرزا ص ۵۹)

ایک اور موقعے پر اس نے کہا کہ.....

اللہ تعالیٰ نے ایک قطعہ ارض کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وحی فرمائی کہ اس کے نیچے جنت میں جو کوئی بھی اس میں دفن ہوتا ہے فوراً جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور مکمل سکون میں آجاتا ہے۔ (الاستغناء ص ۵۱)

اس تمہید کے بعد اس نے اپنا مدعا یوں بیان کیا کہ.....

ہم نے یہ قطعہ ارض اپنے اصحاب (فدایان مرزا) کے لئے حاصل کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق خوشخبری دی ہے کہ یہ عین جنت ہے اور جو شخص اس میں دفن ہونے کا متمنی ہے اسے اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق رقم ادا کرنا ہو گی علاوہ ازیں اسے بخوشی اپنی جاگیر کا دسواں حصہ قادیائیت کے لئے مخصوص بھی کرنا ہو گا۔ (الوصیت ص ۱۲' ۱۳ از غلام احمد)

معلوم ہوا کہ اس لالچی انسان کا دعویٰ مسیحیت بھی مالی مفادات کے لئے تھا۔ انگریزوں کے ایماء پر نبوت کے دعوے سے اس نے ان سے جو مفادات حاصل کئے وہ تو کئے۔ اس نے تو عام سادہ لوح لوگوں سے بھی خوب دولت اکٹھی کی۔ قادیانی خلیفہ دوم بیان کرتا ہے کہ.....

حضرت مسیح موعود کے برادر نسبتی مرزا شیر علی' گھنی سفید داڑھی والے ایک مناسب انسان تھے۔ وہ قادیان کو جانے والے رستے پر رہا کرتے تھے۔ مسیح موعود کے پیروں میں سے جب کوئی نیا آدمی قادیان جاتا تو وہ اسے اپنے پاس بلا لیتے اور فرماتے کہ..... غلام احمد حقیقت میں ایک کذاب اور لٹیرا شخص ہے اس نے نبوت کی یہ دکان فقط لوگوں سے دولت بٹورنے کے لئے سجائی ہے۔ میں اس کے

متعلق سب زیادہ علم رکھتا ہوں کیونکہ وہ ہمارا رشتے دار بھی ہے تم نہیں جانتے لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ بہت غریب تھا۔ تنخواہ بھی معمولی سی ہوا کرتی تھی اور باپ کی جائیداد سے اس کے بھائی نے اسے محروم بھی کر دیا تھا۔ تم چونکہ دور دراز سے آئے ہو اس لئے تم اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔ (الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۴۶ء)

اس سے پیشتر ہم ایک مستقل باب میں اس کی شخصیت کے اس پہلو پر پڑی سیر حاصل گفتگو کر چکے ہیں جس میں ہم نے ثابت کیا تھا کہ یہ شخص کن کن ذرائع سے لوگوں کو ان کی دولتوں سے محروم کیا کرتا تھا۔ مختصر یہ کہ یہ دجال مسیح موعود کی اس خاصیت پر بھی پورا نہیں اترا۔ آج بھی دنیا میں بے شمار غریب لوگ جھونپڑوں اور کچے مکانوں میں پڑے بھوک سے بلبلا' تلملا اور کراہ رہے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ واضح ہوا کہ یہ شخص مکمل طور پر ایک کذاب اور دھوکے باز انسان تھا۔

۱۱۔ تذکرہ مسیح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ان کے زمانے میں لوگ اللہ کی خوب عبادت کریں گے اسے ہر مال و متاع پر ترجیح دیں گے۔ غلام احمد کے "دور مسیحیت" میں یہ بات بھی پوری نہیں ہو سکی کیونکہ قادیانی حضرات کا اپنا بیان ہے کہ.....

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ ان کی وفات کے ۳۰ سال بعد کی گئی مردم شماری میں ان کے پیروں کی تعداد انڈیا میں پچھتر ہزار سے زائد نہ تھی۔ (الفضل ۲۱ جولائی ۱۹۳۴ء)

اس قابل رحم تعداد پر بھی اگر اس کا دعویٰ مسیحیت برحق تھا تو سمجھ لیجئے اس سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی حماقت نہیں ہے۔

۱۲۔ نزول مسیح کی ایک اور خاصیت زمین پر "دور امن" کا قیام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ شیر چیتے اور بھیڑیے' اونٹوں گائیوں اور بھیڑوں کے ساتھ ایک جگہ چرا کریں گے۔ بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ دور غلام میں یہ بات بھی پوری نہیں ہو سکی بلکہ اب تک ایسا نہیں ہو سکا ہے اس کے برعکس دنیا میں خطرات بڑھ گئے' ہوس' لالچ' نفرت اور دشمنی اپنے عروج پر ہیں۔ درج ذیل عبارت مرزائیوں کی ہی ہے جسے انہوں نے مرزا کے لئے تحریر کیا تھا کہ.....

حضرت مرزا غلام احمد حج ادا نہیں کر سکے تھے کیونکہ ایک تو وہ بیمار تھے دوسرے حجاز کا فرمانروا ان کے خلاف تھا جس کی بنا پر وہاں جانا اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ (الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹ء)

یہ تھی اس مسیح کے زمانے میں "امن" کی صورت حال جسے اس کے پیروؤں نے بھی تسلیم کیا تھا۔ علاوہ ازیں یہ پوچھنے کی جسارت بھی کی جا سکتی ہے کہ محترم! شیر' چیتے اور بھیڑیے' اونٹوں اور بھیڑوں کے ساتھ کہاں چرتے ہیں اور کس قطعہ ارض پر بچے سانپوں سے کھیل رہے ہیں؟ اس کے

برعکس اسی کے مخالفین نے اس پر الزام بھی عائد کیا تھا کہ اس نے اپنی "قادیان ایجنسی" کے ذریعے قتل کروایا ہے۔ اس معاملے کو برطانوی عدالت میں بھی لے جایا گیا لیکن اس نے اسے اپنے اس لاڈلے کو معصوم قرار دے کر بری کر دیا تھا۔

۱۳۔ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ وہ حج یا عمرہ یا دونوں اکٹھے ہی ادا کریں گے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد حج ادا کرنا تو کجا ان مقدس مقامات کی زیارت سے بھی محروم رہے۔ اس ضمن میں قادیانی حضرات ایسی گھٹیا' احمقانہ' نامعقول اور مضحکہ خیز توجیہات پیش کرتے ہیں کہ جو تمام اصول منطق کو فنا کر کے رکھ دیتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ.....

بیماری اور سعودی فرمانروا کی مخالفت کے سبب مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا۔ ویسے بھی جب علمائے ہند نے علمائے حجاز سے حضرت کے متعلق فتویٰ دریافت کیا تو انہوں نے حضرت مرزا کو واجب القتل قرار دیا تھا لہٰذا ایسی صورت میں حجاز جانا' زندگی کو پرخطر بنا دینے کے مترادف تھا۔ (الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹)

معلوم ہوا مرزا کی درج ذیل وحی بالکل جھوٹ کا پلندہ تھی کہ.....

سن' اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ (تذکرہ الشہادتین ص ۴)

بہرحال اس خود ساختہ مسیح نے حج ادا نہیں کیا تھا خواہ اس کی وجہ کچھ بھی تھی جبکہ مسیح موعود علیہ السلام اس فعل کو ضرور ادا کریں گے۔

صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح حج ادا کریں گے۔ (ایام صلح ص ۱۶۹' از غلام احمد قادیانی)

لہٰذا اس سلسلے میں کوئی عذر یا حجت قابل قبول نہیں ہے۔ اگر مرزا سچا ہوتا تو اللہ اسے بیماریوں اور خوف سے بچا کر لازماً" حج کی سعادت بخشتا۔ سو معلوم ہوا کہ یہ شخص (Fraud) کے سوا کچھ نہ تھا۔

۱۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعودؑ چالیس سال تک زمین پر رہنے کے بعد وفات پا جائیں گے۔ غلام احمد کو دیکھیں تو معاملہ بالکل ہی الٹا نظر آتا ہے۔ یہ شخص ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا تھا اور ۱۹۰۸ء میں اس کی عبرتناک موت واقع ہوئی تھی۔ (کتاب البریہ ص ۱۳۴' الحکم ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

اس حساب سے اس کی عمر اڑسٹھ (۶۸) یا انہتر (۶۹) برس بنتی ہے۔ حدیث میں وارد ہونے والے لفظ "عمر" کی اس نے یوں وضاحت کی ہے کہ اسی سے مراد وہ عمر ہے کہ جب انہیں نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۸۱)

تاہم یہ بات بھی غلط ثابت ہوئی کیونکہ جب اس نے مسیحیت کا دعویٰ کیا تو یہ ۱۸۹۱ء کا زمانہ تھا گویا اپنے دعوے کے صرف سترہ سال بعد ہی یہ جہنم واصل ہو گیا۔ اس کا بیٹا بشیر احمد اس کی سوانح عمری میں لکھتا ہے کہ.....

۱۸۸۲ء میں حضرت مسیح موعود نے اعلان فرمایا کہ انہیں اصلاح امت کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ ۱۸۸۹ء میں انہوں نے فرمایا کہ میں مجدد ہوں اور پھر ۱۸۹۱ء میں انہوں نے مسیحیت کا دعویٰ کر دیا۔ (سیرۃ المہدی ج ا ص ۳۱)

شرط کے مطابق اسے ۴۰ سال تک زندہ رہنا چاہئے تھا لیکن یہ پہلے ہی پردیس سدھار گئے۔ مراد یہ کہ اگر بھولے سے دعویٰ کر ہی دیا تھا تو کم از کم ایک آدھ شرط ہی پوری کر دیتے کیونکہ۔

جھوٹ بولا ہے اگر تو اس پہ قائم بھی رہو
آدمی کو صاحب کردار ہونا چاہئے

۱۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان تھا کہ سارے مسلمان حضرت مسیح موعودؑ کی نماز جنازہ میں شرکت کریں گے لیکن مرزا کے جنازہ پر سوائے قادیانیوں کے ایک بھی مسلمان نہیں گیا بلکہ جب لاہور ریلوے اسٹیشن سے اس کی نجس لاش قادیان لے جائی جا رہی تھی تو مسلمان اس پر پتھر کوڑا' گندگی کے ڈھیر اور نہ جانے کیا کیا کچھ پھینک رہے تھے۔

ببیں تفاوت، راہ از کجا تا بکجا

۱۶۔ صاحب مشکوۃ المصابیح بالتخریج از علامہ ابن جوزی نے ایک حدیث روایت فرمائی ہے کہ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں دفن کئے جائیں گے۔ اس حدیث کی صحت کا اعتراف خود مرزا غلام احمد کو بھی ہے کہ.....

واقعی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ مسیح ان کی قبر انور میں دفن ہوں گے۔ (کشتی نوح ص ۱۵)

مرزا کا یہ معاملہ ہے کہ اسے روضہ مبارک میں تو کیا جگہ ملتی اسے تو اتنی اجازت نہ تھی کہ یہ ان مقدس مقامات کی زیارت کو جا سکتا لہٰذا اسی بناء پر اسے قادیان میں دفن کیا گیا تھا۔

آپ کا انتقال لاہور میں ہوا تھا بعدازاں آپ کو دفن کے لئے قادیان لے جایا گیا۔ (الحکم ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

جب مرزا کو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جگہ نہ مل سکی تو قادیانیوں نے حدیث کو موڑ توڑ کو یوں پیش کیا کہ.....

"قبر" سے مراد حقیقی قبر نہیں ہے بلکہ اس سے مراد روحانی قبر ہے۔ اگر اس سے مراد حقیقی قبر لیا جائے تو ظاہر ہے پھر اسے کھودنا بھی پڑے گا جس سے لازمی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہو جائے گی۔ (احمدیہ پاکٹ بک' از خادم قادیانی)

"قبر" عربی زبان کا لفظ ہے جس کا اصل مطلب "مقبرہ" ہے اور اہل عرب اس سے مراد "مقبرہ" ہی لیتے ہیں۔ اس کا تذکرہ ابن شیبہ نے اپنی کتاب الجنائز میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کیا ہے جنہوں نے فرمایا تھا کہ....

ادفنونی فی قبر عثمان بن مظعون

مجھے عثمان بن مظعون کی قبر (معنی مقبرہ) میں دفن کرنا (کتاب الجنائز ص ۱۴۴' انڈین ایڈیشن)

اسی کتاب "الجنائز" میں معاویہ بن ہشام سے سفیان اور سفیان نے کسی اور شخص سے روایت کیا ہے کہ

خیثمہ اوصی ان یدفن فی مقبرۃ فقراء قومہ

خیثمہ نے وصیت کی تھی کہ اسے اس کی قوم کے فقراء کے مقبرے میں دفن کیا جائے۔

دونوں روایات میں "قبر" اور "مقبرہ" استعمال ہوئے ہیں لیکن معنی میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوا کہ اہل عرب قبر اور مقبرے کا استعمال ایک ہی معنوں میں کرتے ہیں۔

ایک قادیانی مبلغ خادم نے اپنی کتاب میں بروایت ملا علی القاری" لکھا ہے کہ.....

ان عیسیٰ بعد بثہ فی الارض یحج' ویعود' فیموت بین مکہ والمدینہ فیحمل الی المدینہ فیدفن فی الحجرۃ الشریفہ

زمین پر کچھ عرصہ گزارنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج ادا کریں گے اور وہاں سے واپسی پر مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ایک مقام پر وفات پا جائیں گے۔ وہاں سے انہیں مدینہ لے جایا جائے گا اور پھر انہیں حجرہ شریف میں دفن کیا جائے گا۔ (احمدیہ پاکٹ بک ص ۸۲)

یہ بات ہمیشہ درست نہیں کہ لفظ "فی" (معنی میں یا اندر) کا معنی جگہ یا چیز کے ایک حصے کی حیثیت سے لیا جائے۔ بعض اوقات اس کا استعمال "نزدیک" کے معنوں میں بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآنی آیت بورک من فی النار کے تحت امام رازی لکھتے ہیں کہ یہاں "فی" سے مراد انتہائی قریب ہونا ہے کیونکہ جب کوئی چیز کسی خاص چیز کے قریب ہو تو اسے' اسی میں ہونا قرار دیا جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر از رازی' ج ۶ ص ۴۳۶)

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں دفن ہونے سے مراد آپ' کی قبر انور کے نزدیک دفن ہونا ہے جو کہ ظاہر ہے کہ روحانی نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ اس معنی کو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ترمذی کی ایک حدیث بھی استحکام بخشتی ہے کہ.....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف تورات میں بھی موجود ہے نیز حضرت عیسیٰ ان کے ساتھ دفن ہوں گے امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کے راویان ابو مودود اور مدنی نے مزید کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں اسی لئے ایک قبر کی جگہ خالی بھی رکھی گئی ہے۔ (ترمذی)

اس بات کا اعتراف خود مرزا نے بھی کیا ہے کہ.....

یہ حدیث حرف بحرف حقیقی معنی رکھتی ہے نہ کہ استعاراتی معنی (یعنی یہ کہ حقیقی طور پر مسیح موعود روضہ رسول" میں دفن ہوں گے نہ کہ روحانی طور پر جیسا کہ قادیانی حضرات کہتے ہیں) اسی لئے

ممکن ہے کہ ایک دوسرا مسیح بھی آجائے جو روضہ رسول میں دفن ہو جائے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۹۶)

عقیدہ مسیح موعود پر ہم نے مستند حوالہ جات کے ذریعے ایک سیر حاصل گفتگو اس لئے کی ہے کہ اس معاملے میں قادیانی حضرات اکثر و بیشتر اپنے گھناؤنے منصوبوں اور ارادوں کے تحت سادہ لوح' کمزور ایمان اور کمزور علم والے لوگوں کو ان گھٹیا اور غلط عقائد کے ذریعے گمراہ کرتے اور دھوکہ دیتے رہتے ہیں نیز ان معصوم لوگوں کو روگردانی کی صورت میں ہولناک انجام سے ڈراتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی پرشکوہ منطق ان میں یہ بات راسخ کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے کہ واقعی مرزا' مسیح موعود تھا۔ جب کہ ان کے اس عقیدے کی حقیقت ریت کے قلعے اور مکڑی کے جال سے زیادہ نہیں ہے۔ ان کی یہ ٹیڑھی اور مکارانہ عمارت اس عقیدے پر ا-ستادہ ہے کہ غلام احمد مسیح موعود ہے حالانکہ ان کا یہ سب سے کمزور محاذ ہے جہاں دفاع کے لئے ان کے پاس ایک دلیل بھی نہیں ہے۔ اب بتایئے کہ کیا یہ کوئی دلیل ہے اور کیا کوئی باشعور انسان یہ بات کہہ سکتا ہے کہ.....

میں اس بنیاد پر مسیح موعود ہوں کہ ایسا دعویٰ صرف میں نے ہی کیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۸۵)

آخر میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان ذیشان پیش کر رہے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر آنے والے تمام واقعات بشمول نزول مسیح بیان فرمائے ہیں۔ صحابی رسول حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ.....

اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو پھر ہر شخص کو اپنے طور پر اس کا سامنا کرنا چاہئے' اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ بھی مسلمانوں کی حفاظت میری طرف سے فرمائے گا۔ (سن لو کہ) دجال ایک جوان انسان ہو گا اس کے گھنگریالے بال اور پھولی ہوئی آنکھ ہو گی بالکل ایسے جیسے عبدالعزیٰ کا بیٹا قطن ہے پس جو مسلمان بھی اسے دیکھے تو اسے سورہ کہف کی پہلی آیات کی تلاوت کرنا چاہئے کیونکہ وہ تمہارے لئے باعث امان ہیں۔ اور تمہیں فتنہ دجال سے بچانے والی ہیں۔ بے شک دجال شام و عراق کے درمیان ایک مقام سے ظاہر ہونے والا ہے اور وہ ہر طرف فتنہ و فساد برپا کر دے گا اس لئے اے بندگان خدا! تم ثابت قدم رہنا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! دجال کتنی مدت تک زمین پر رہے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ چالیس دن تک قیام کرے گا لیکن اس طرح کہ ایک دن' ایک سال دوسرا دن' مہینے' اور تیسرا دن ہفتے کے برابر ہو گا اور باقی دن عام دنوں کی مانند ہی ہوں گے۔ اس پر پوچھا کہ یا رسول اللہ' اس ایک برس کے برابر والے دن میں کیا ہماری یہ عام نمازیں کافی ہوں (یعنی کیا ہم ایک دن کی ہی پڑھیں جبکہ مدت تو سال کی ہے) اس پر فرمایا کہ نہیں' تمہیں اس کی مدت کے مطابق (یعنی گھنٹے بڑھا کر) نماز ادا کرنا ہو گی۔ پھر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! دجال زمین پر کیسے چلے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اس طرح جیسے تیز ہوا بارش کو لئے پھرتی ہے۔ وہ لوگوں کے پاس آئے گا' انہیں

دعوت دے گا اور وہ اس پر ایمان لے آئیں گے۔ بعدازاں وہ آسمان کو حکم دے گا تو فوراً بارش ہو جائے گی پھر وہ زمین کو حکم دے گا تو یہ فصلیں اگا دے گی۔ شام کے وقت غیر معمولی حد تک بڑے اونچے کوہانوں' دودھ سے بھرے تھنوں اور پھولے ہوئے پہلوؤں والے مویشی چر کر واپس آجایا کریں گے۔ پھر دجال قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا لیکن لوگ اس کی دعوت کو ٹھکرا دیں گے اور وہ واپس چلا جائے گا۔ اس کے بعد لوگوں پر قحط آجائے گا اور ان کا مال و متاع سب ختم ہو جائے گا۔ اس پر دجال ویرانے سے اپنے خزانے اگلنے کے لئے کہے گا جو دجال کے پیچھے شہد کی مکھیوں کی طرح چلیں گے۔

پھر وہ ایک خوبصورت جوان رعنا کو بلا کر تلوار کے وار سے دو حصوں میں تقسیم کر دے گا اور جب دوبارہ آواز دے گا تو وہ جوان مسکراتے ہوئے روشن چہرے کے ساتھ (زندہ) اٹھ کھڑا ہو گا۔ اسی لمحے اللہ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا جو دو زعفرانی رنگ کی چادروں میں ملبوس اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے دمشق کے مشرق میں واقع سفید مینارے پر نازل ہوں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ موتی بن کر ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی بکھر جائیں گے۔ اسی دوران جو کافر بھی دم عیسیٰ پائے (سونگھے) گا وہ فوراً مرجائے گا۔ اس دم (سانس یا پھونک) کا اثر وہاں تک ہو گا جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ پھر وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور دروازہ لد پر اسے ڈھونڈ کر قتل کر دیں گے۔ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے فتنہ دجال سے محفوظ رکھا ہو گا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آجائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہرے صاف کریں گے اور جنت کے مقامات کی انہیں خوشخبری دیں گے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی مطلع فرمائے گا کہ اب میری ایک ایسی مخلوق آنے والی ہے جسے کوئی بھی شکست نہیں دے سکتا لہٰذا اپنے بندوں کو لے کر کوہ طور پر چلے جاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی یہ ناقابل شکست مخلوق مسمی یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا جو ہر بلند زمین سے اڑیں گے۔ سب سے پہلے وہ تالاب طبریہ کا سارا پانی پی جائیں گے حتیٰ کہ جب ان کی آخری جماعت تالاب سے گزرے گی تو (حیرت سے) کہے گی کہ کیا یہاں کبھی پانی تھا؟... پھر بیت المقدس میں واقع جبل خمر تک جائیں گے اور کہیں گے ہم نے سب انسانوں کو مار دیا ہے اور اب ان کو قتل کریں گے جو آسمانوں میں ہیں۔ یہ کہہ کر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے جنہیں اللہ سرخ رنگ میں ڈبو کر واپس پلٹ دے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ اس وقت تک پہاڑ پر رہیں گے جب تک کہ بیل کا سر' سو دیناروں سے بہتر نظر آئے گا۔ اس کے بعد وہ یاجوج ماجوج کی تباہی کے لئے اللہ سے دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ پھر صبح کے وقت ایک ہی جان کی مانند کیڑے مکوڑے بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی پھر پہاڑ سے نیچے اتر آئیں گے لیکن زمین پر ہر طرف چربی اور تعفن ہو گا لہٰذا وہ پھر اللہ سے دعا کریں گے اور اللہ' اونٹ کی گردن والے پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر بحکم خدا کہیں دور پھینک آئیں گے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ ان کو نہبل (بیت

المقدس کا ایک علاقہ) میں پھینک دیں گے۔ ادھر مسلمان، ان کے بچے تیروں ترکشوں اور کمانوں کو سات برس تک جلاتے رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بھرپور بارش نازل فرمائے گا جس کی زد سے کوئی بھی باہر نہ ہو گا یہ بارش زمین کو آئینے کی طرح دھو ڈالے گی۔ پھر اللہ زمین کو اپنے بابرکت میوے اگلنے کے لئے حکم دے گا اور اتنی برکت ہو گی کہ لوگ انار کھائیں گے تو چھلکا اتنا بڑا ہو گا کہ اس کے نیچے پناہ لے سکیں گے۔ ایک اونٹنی کا دودھ لوگوں کی کثیر تعداد کے لئے بہت ہو گا۔ گائے کا دودھ ایک قبیلے کے لئے کافی ہوا کرے گا اور ایک بکری کا دودھ تھوڑے سے آدمیوں کے لئے بھی بہت ہو گا۔ اسی لمحے اللہ تعالیٰ ایک خوشگوار ہوا چلائے گا جو ہر مومن کی روح قبض کر لے گی اور زمین پر صرف کافر رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح ہوں گے (یعنی ان میں غیرت نہ ہو گی، اعلانیہ طور پر مرد سے اور عورتوں سے زنا کیا کریں گے) اور پھر اس کے بعد قیامت آجائے گی۔ (مشکوۃ المصابیح، باب العلامات ج ۴)

یہ ہے اس آدمی کے لئے معیار صداقت جو کہ مسیحیت کا دعویٰ کرتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دعویٰ تو مرزا نے بھی کیا لیکن اس کے زمانے میں ایک بات بھی پوری نہیں ہوئی اور نہ ہی وہ واقعات رونما ہوئے کہ جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی تھی۔ لہٰذا جو بھی دعویدار اس معیار کو پورا نہیں کرتا وہ جھوٹا اور بدترین انسان ہے اور چونکہ مرزا غلام احمد نے بھی ان شرائط کو پورا نہیں کیا اس لئے ہم یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں کہ۔

جھوٹ میں باطل ہیں دعوے قادیانی کے سبھی
بات سچی ایک بھی نہ پائی اس دجال کی

✶☆✶☆✶☆

بقیہ مضمون جہاد فی سبیل اللہ

میں ہماری بقا اور مسلم ریاستوں کی فلاح ہے۔
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

بقیہ مضمون امام حسینؓ اور فتنہ ناصبیت

عظیم کے مترادف ہے اور اپنے ساتھ ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

✶☆✶☆✶☆